THE AKHBAR AL HAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ایڈیٹر
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی عرفانی

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۲۳ء روز شنبہ | نمبر ۱۶

ایڈیٹر صاحب کی غیر حاضری میں مضامین بھیجنے کا پتہ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲۱ تاریخ کو حضرت کے فضل کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ غم ہا تو گر آئی جہاں درتا دیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

بجز عرفاں تم غوطے لگاؤ ہر دم
وصل مولیٰ کو جو بھوکے ہیں انھیں سیر کرو
قطب کا کام دو تم ظلمت تاریکی میں
پنجۂ مریم کا نور ہو تم زخموں پر
طالبانِ رخِ جاناں کو دکھاؤ دلبر
امر معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا
دم عیسیٰ سے بڑھکر ہو دعا میں تاثیر
راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

بانی کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ
وہ کرو کام کہ تم خود ھدیٰ ہو جاؤ
بھولے بھٹکوں کیلیے راہ نما ہو جاؤ
دلِ بیمار کے درمان و دوا ہو جاؤ
عاشقوں کے لیے تم قبلہ نما ہو جاؤ
بیکسوں کیلیے تم عقدہ کشا ہو جاؤ
ید بیضا ہو موسیٰ کا عصا ہو جاؤ
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

دعا و استدعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نظم جو ایام طالب علمی میں آپنے لکھی تھی یہ نظم ایک طرف دعا ہے اور دوسری طرف اس میں جماعت کو نصیحت ہے کہ وہ کیا ہو جائیں۔ (ایڈیٹر)

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے درِ مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانہ کی مانند فدا ہو جاؤ

جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ
جو ہیں اس در سے جدا اُن سے جدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کیلیے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لیئے کالی گھٹا ہو جاؤ

غنچۂ دیں کیلیے بادِ صبا ہو جاؤ
کفر بدعت کیلیے دستِ قضا ہو جاؤ

سرخرو رو بخدا اور محشر ہو جاؤ
کاش تم حشر کے دن عہد بر آ ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یار میں بیگانہ کے گدا ہو جاؤ

مورد فضل و کرم وارث ایمان و ھدیٰ
عاشق احمد و محبوب خدا ہو جاؤ

(نور احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپا)

مسلمان آریوں کے دھوکہ میں نہ آئیں

سانپوں اور بھیڑیوں سے صلح ہو سکتی ہے آریوں سے نہیں

فتنۂ ارتداد میں آریوں نے جو قدم اٹھایا ہے اُس کی غرض وغایت اگر اظہار حق اور دعوت حق ہوتی تو ہم آریہ سماج کی اس کوشش کو عزت کی نظر سے دیکھتے۔ لیکن واقعات بتا رہے ہیں کہ آریہ سماج اس میدان میں اس لیے نہیں اُترا کہ وہ حق و حکمت کا حامل اور صداقت کا مبلغ ہے اُسکی غرض و مقصد

ہندوستان سے مسلمانوں کی ہستی کو مٹانا ہے۔

اور یہی مشن لیکر وہ کھڑا ہوا ہے۔ ابتداءً وہ ایک اصلاح یافتہ ہندو مذہب کے نام سے اٹھا۔ اور اس نے عام سناتن دھرمی ہندوؤں کی مخالفت میں طوفان بے تمیزی پیدا کیا۔ ہندوؤں کے تمام مقدس بزرگوں اور رشیوں کو گالیاں دیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہوا ہندوؤں کے خلاف لکھا برہمنوں کو آج خبکی عزت و اکرام کا عموی کیا جاتا ہے

پوپ کہا گیا

آج سے تیس برس پیشتر کا لٹریچر آریہ سماج کا دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سناتنی ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف کس قدر ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ میری غرض آریہ سماج کی مذہبی جنگ وجدال کی تاریخ لکھنا نہیں۔ ورنہ میں بتاتا کہ کس کس طریق پر اُنھوں نے دنیا کے راستبازوں اور صادقوں کی مخالفت کی ہے ان کے زبان قلم اور قلم زبان سے نہ ہندو مذہب کے رشی بچے۔ نہ عیسائی مذہب کے ہادی اور نہ سکھوں کے مقدس اور نہ اسلام کے فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم

احمدی جماعت نے آریہ سماج کی اس ظالمانہ اور معاندانہ سپرٹ کا ہمیشہ متانت اور معقولیت سے جواب دیا اور تمام راستبازوں کا خواہ وہ کسی مذہب وملت کے تھے ڈیفنس کیا اور یہ سلسلہ اپنے اس مقصد کو کبھی ہاتھ سے نہیں دے گا اسلیے کہ وہ خدا کی طرف سے صداقت اور صداقت کے حاملوں کی حمایت اور تصدیق کے لیے قایم ہوا ہے۔ پھر آریہ سماج پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ اسپر ایک پولیٹکل پارٹی ہونے کا الزام لگا۔ مگر آریہ سماج نے شور مچایا کہ وہ خالص مذہبی تحریک ہے اور سیاسی امور سے اسے تعلق نہیں۔ جہاں تک کہ لالہ لاجپت رائے کی پہلی گرفتاری پر اس سے علیحدگی کا اظہار کیا گیا ہمنے اُسوقت بھی ظاہر کیا تھا کہ

آریہ سماج ایک پولیٹکل جماعت ہے

ہماری اس رائے کو آریہ سماج نے مخالفت اور عداوت کے رنگ میں دیکھا لیکن آخر واقعات نے بتا دیا کہ آریہ سماج بحیثیت مذہب نہیں بلکہ بحیثیت ایک سیاسی جماعت کے اسلام کی دشمن ہے۔ اس دشمنی کے لیے مختلف اوقات میں اس نے مختلف منصوبے کیے۔ میں ان شاء اللہ بتاؤں گا کہ کن کن تدابیر سے اس نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ احمدی جماعت نے آریہ سماج کی چالوں کو بہتیرا سمجھا اور مطالعہ کیا ہے اور اس کے لیڈروں کو اصلی روپ میں دیکھا ہے۔ اس لیے ہم نے ہمیشہ مسلمانوں کو ان کی چالوں سے واقف کیا۔ اب آریہ سماج جس رنگ میں اسلام پر حملہ آور ہوا ہے اگر اس کا اثر مذہب کی حیثیت سے ہوتا تو کچھ بات نہ تھی۔ بلکہ معاملہ بہت آسان تھا۔ آریہ سماج اپنے مذہب کے اصول پر اسلام سے مباحثہ کر سکتا تھا اور یہ بھی اسے حق تھا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرے اور ہم سے جواب لے۔ اور اپنے مذہب کی صداقت دلائل و براہین ہی سے نہیں بلکہ خارق عادت نشانات کے ذریعہ ثابت کرے مگر آریہ سماج کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ

وہ میدان میں ٹھہر نہیں سکتا!

اور اگر اب بھی اسے حوصلہ ہے تو مناظرہ کرے۔ اس فتنہ ارتداد کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے مختلف چیلنج مباحثہ کے آریہ سماج کو دیئے گئے مگر اسے حوصلہ نہیں ہوا اور نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ اس معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا۔ اسلیے وہ اپنی چالوں سے مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہونچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایک طرف وہ مسلمانوں کو صلح اور آشتی کا پیغام دیتے اور اس لوری سے سلا دینا چاہتے ہیں اور ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ دوسری طرف راستباز اور صادقوں کے امام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی کامل اور زندہ کتاب قرآن مجید پر بے بنیاد اور ہتک آمیز حملے کرتے ہیں۔ اسلام حملوں سے نہیں ڈرتا۔ اس نے شروع سے دشمنوں کے حملے ہی پر ورش پائی ہے۔ جو تیغ و سنان کی چھاؤں میں بڑھا اور پھلا ہے۔ اور ساری دنیا کی متحد مخالفت بھی اسلام کو خدا کے فضل سے نابود نہیں کر سکتی۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو اس سے ٹکرائے گا وہ خود چکنا چور ہو کر رہے گا۔

ایسی حالت میں، جبکہ ان کی زبان کی درانتی اسلام کے خلاف چلتی ہے مسلمان کب تک گوارا کریں گے کہ ان کا خواب آور لوریوں کو سن کر اپنی حمیت اور غیرت اسلامی کے جذبات کو خواب شیریں کی نذر کر کے بے حس ہو جاویں۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ ہم پر مبارک اور امن بخش تحریک کے حامی ہیں۔ ایسلیے کہ اسلام دنیا میں امن اور سلامتی پیدا کرنے کے لیے آیا۔ اور آج جس کو خدا تعالیٰ نے حقیقی قصر امن کی تعمیر کا انتخاب کیا اور جس کو شہزادہ امن کے نام سے بھیجا ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپنے ہمیشہ اپنی تعلیم اور عمل سے دنیا میں امن عامہ کو پھیلانا چاہا ہے۔ مگر یہ کبھی ہم سے گوارا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کبھی کوئی مسلمان اسکو گوارا کر سکتا ہے کہ ان آریہ سماجیوں سے وہ گندی گالیاں سنتے رہیں۔ جو اس جلیل القدر صادق کو دی جاتی ہیں۔ جسکا نام ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان بالکل درست اور بجا اور جائز ہے کہ

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں؟

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ایسے لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔

خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جس سے ایمان جاتا رہے۔"

پس یہ صلح کا اعلان یہ اتحاد کا خواب شیریں مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالنے

جب تک وہ اس کا تدارک نہیں کر لیتے اُسوقت تک یاد رکھو یہ معاہدات یہ ہندو مسلم اتحاد کے ترانے تمہارے ایمان اور قوم کی تباہی کا ذریعہ ہو رہی ہیں۔ اتحاد ہو اور ضرور ہو۔ صلح ہو اور ضرور ہو مگر اس طریق پر کہ

پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور راستباز تسلیم کریں

آریہ سماج کو سب سے زیادہ خطرہ احمدی جماعت سے ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ مسلمانوں کو سلسلہ کے خلاف بھڑکائے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ آریہ سماج کا اس سے کیا مقصد ہے؟ صرف ایک اور ایک ہی مقصد ہے کہ وہ مسلمانوں کو خانہ جنگی میں مصروف کر کے اسلام کی کھوئی ہوئی میڑوں کو نگل جاویں ..... آریہ سماج یاد رکھے کہ احمدیت کا ایک ایک فرزند آریہ سماج کا مقابلہ کرے گا۔ اور وہ اسوقت خانہ جنگی کی تمام تحریکوں کو نظر انداز کرے گا اگر بعض ناواقف مسلمان آریہ سماج کی کسی تحریک یا پوشیدہ کارروائیوں کے پیچھے آکر.. احمدیت کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کرانے کی کوشش کرے گا تو احمدیت کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ اپنی طاقت اور وقت کو آریہ سماج کی تحریک کے کچلنے ہی میں صرف کرے۔ کیونکہ یہ ہی بڑا دشمن اس وقت اسلام کا ہے اور اسلام کے ہر دشمن کے حملے کا مقابلہ کرنا

احمدیت کا نصب العین ہے

میں مسلمانوں کو آریہ سماج کی طمع سازیوں سے آگاہ کرتا ہوں اور اپنے معزز معاصرین سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ آریوں کی ان حرکات سے مسلمانوں کو واقف کرنے میں کمی نہ کریں۔ اسلام پر یہ ایک نازک وقت ہے اس لیے نہیں کہ اسلام کی تعلیم میں نعوذ باللہ کمزوری ہے۔ بلکہ اس لیے کہ دشمن اپنی پوری طاقت اور پورے کروفر سے حملہ آور ہوا ہے اس نے اپنے مکاید اور حیل کی رسیوں کے سانپ بنا کر چھوڑے ہیں مگر وہ خدا جو فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ عمران (علیہ السلام) پر ظاہر ہوا اور جس نے عصائے موسیٰ میں وہ خواص رکھ کر تمام ساحروں کے سحر کو باطل کر دیا۔

آج بھی وہی قدرتیں دکھانے پر قادر ہے

اسلام کی پاکیزہ اور مبرہن تعلیم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی آج بھی وہی نشانات دکھائے گی۔ لیکن اس کے لیے ضرورت ہے کہ ہم حبل اللہ کو مضبوط پکڑے رہیں اور تمام اختلافات اندرونی الگ رکھ کر

بنیان مرصوص ہو کر دشمن پر حملہ کریں

ہمارے دل ایک اور پاک ہوں اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان ہو۔ اور ذہن خدا کی قدرتوں اور آیات کے نمونے کے ایسے ہی متوقع ہوتے ہیں۔ اگر استقامت اور حوصلہ سے کام لیا گیا تو تم دیکھ لو گے کہ اس فتنہ کے بعد کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

قرآن مجید یہ بشارت دے چکا ہے کہ ایک کے مرتد ہونے پر وہ قوم عطا کر دیتا ہے۔ لیکن ارتداد کی تحریک کو ترقی پانے دینا ہمارا کام نہیں ہمارا کام اس کو روکنا اور ایک پاک اور خدا ترس دل لے کر ہر حملہ کوشش سے اسکا مقابلہ کرنا ہے اور بایں اگر کوئی بدقسمت مرتد ہوگا تو یقیناً اس کے بدلہ میں

اب قوم آئے گی

خدا کی نصرت اور فرشتوں کا نزول دروازہ پر ہے مگر دیکھو آپس کے بغض اور عناد سے اسے کھو نہ دینا آریہ سماج انتہائی کوشش سے کام کر رہا ہے کہ تم کو راستہ سے ہٹا دے اور اس کے ذریعہ

وہ شیطانی ظہور ہوں کو عداوت کہتے ہیں

پس اس ابن آدم کے دشمن کا مقابلہ کرو اور اس کے سر کو خدا کی توفیق اور تائید سے دلائل و براہین کے ساتھ کچل دو اور ہمیشہ کے لیے شیطان کو مایوس کر دو۔

نظم

ذیل میں ایک نظم درج کی جاتی ہے۔ جو اس چوتھے تبلیغی وفد کے ایک پرجوش ممبر نے بوقت رخصت حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔ (ایڈیٹر)

راہِ مولیٰ میں اُٹھے جان لڑائے کوئی

راہِ مولیٰ میں اُٹھے جان لڑائے کوئی
یارو میدان میں جانے کو بلائے کوئی
سن لو اے دوستو! اب عرض مری غور سے تم
چھوڑ کر دین خدا ہوتے ہیں مرتد
وہ نہیں جانتے اسلام کسے کہتے ہیں
ان کو سمجھائے کہ اسلام کی خوبی کیا ہے
آریہ قوم نے یہ کیا تم ڈھایا ہے
دھوکا دے دے کر مسلمانوں کو بہکاتی ہیں
زعم میں اپنے تو تم دین بنے پھرتے ہیں
کوششیں انکی سبھی خاک میں مل جائینگی
خواب غفلت میں ہیں اسوقت مسلماں سارے
بس کو ہے دعوئے ایمان کماں ہے آئے
بزدلی چھوڑ دیں عنان اگر ہے دل میں
دست محمود میں ہو لشکر احمد کی کماں
ہم فتح پائیں گے اس جنگ میں انشاء اللہ

مرد میدان بنے بھاگ نہ جائے کوئی
بڑھ کے لبیک کہو دل نہ چرائے کوئی
راجپوتوں کو ضلالت سے بچائے کوئی
رہِ مولیٰ کی طرف ان کو بلائے کوئی
ہے ضرورت انھیں اسلام سکھائے کوئی
ہیئۃ حق حقیقت کا دکھائے کوئی
جھوٹ کا ان کے مزا ان کو چکھائے کوئی
بات تو تب ہو دلائل سے منائے کوئی
احمدیت کے مقابل میں تو آئے کوئی
دین کی انکے حقیقت جو سنائے کوئی
خواب خرگوش سے اٹھ جاگ سے کوئی
جادۂ میدان میں کچھ کر کے دکھائے کوئی
خدمت دیں سے نہ دل کو چرائے کوئی
بالمقابل صف اعدا میں تو آئے کوئی
جائیں گے ہمتو وہاں جا نہ جائے کوئی

ہم بھی جاتے ہیں ہاں فضل خدا ہو شامل
کریں اصحاب دعا بھول نہ جائے کوئی

زاکر الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت روبصحت ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔

۲۔ مورخہ ۱۶ اپریل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا چوتھا تبلیغی وفد میدان کارزار (علاقہ ارتداد راجپوتانہ) کو روانہ ہو گیا ہے۔ جو ۱۸ ارکان اصحاب پر مشتمل تھا۔ اس قافلہ کے امیر جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے شہر کے باہر تک مشایعت فرمائی اور رخصت کرتے وقت زریں ہدایات فرمائیں۔ جو ان شاء اللہ مجاہدین کو کامران بنانیکا باعث ہونگی۔ بعد ازاں حسب دستور قافلہ السلام علیکم کہتا ہوا روانہ ہوا اور حضور دعا فرماتے رہے جب مجاہدین حضور کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو آپ مع خدام واپس تشریف لے آئے۔ امید ہے کہ ناظرین تک اخبار پہونچنے وقت احباب پنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ہر میدان میں ان کی نصرت فرماوے۔

۳۔ حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب وغیرہ کا جو وفد برائے تبلیغ روانہ ہوا تھا۔ وہ میانوالی کوٹ میں عیسائیوں سے اور فیروزپور میں آریوں سے کامیاب مباحثے کر کے مورخہ ۱۹ اپریل کو واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۴۔ رمضان المبارک کا مبارک مہینہ، خدا کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش کا مہینہ آگیا۔ پہلا روزہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء یوم جمعرات کو رکھا گیا۔ احباب کثرت سے دعائیں کریں۔

پڑھو!

اے احمدی جوانو! بڑھے چلو

ذیل کا مضمون میرے نہیر بیٹے عزیز محمد یوسف علی کا لکھا ہوا ہے۔ اور یہ اس کا پہلا مضمون ہے جو اخبار میں شائع ہوتا ہے۔ میں بدوں کسی اصلاح کے اسے اسلیے درج کرتا ہوں کہ اس کے خیالات اور جذبات کا اندازہ اس سے ہوتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو سلسلہ کی قلمی خدمت کے لیے اخلاص، جوش اور علمی قوت عطا کرے۔ (ایڈیٹر)

بڑھو! بڑھو!! اے احمدی جوانو! بڑھو! تمہارے سینوں میں جو جوش، ولولہ، شوق اور مذہبی جذبہ ہے اب خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے اُس کے ظاہر اور استعمال کا وقت آگیا۔

بڑھو! بڑھو!! اگر لیٹے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو تو ذرا چل پڑو۔ اب وہ وقت ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں، میدان کارزار میں، اپنی روحانی قوت اور جوش کے ساتھ جلد جلد پہنچو۔

پیارے دوستو! دنیا میں ہزاروں مذاہب ہیں اُن سب میں سے زندہ مذہب اسلام ہی ہے۔ اور وہ وقت عنقریب آتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس معرکہ عظیم میں جماعت احمدیہ ہی کو فتح حاصل ہوگی۔ کیونکہ اس کے اندر صداقت، سچائی اور روحانیت کا ایک زبردست پاور ہے جو ایک پہاڑ سے کم نہیں اور یہ یقینی امر ہے کہ جو اس پر گرے گا وہ توڑا جائیگا اور جس پر یہ گرے گا اُس کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔

اے قوم کے بزرگو! بوڑھو! جوانو! بچو! اُٹھو۔ اور ہمت سے مردانہ وار آگے بڑھو۔ دیکھو ایک وہ بھی وقت تھا کہ ہمارے آقا سید و مولیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم کے لیے طلب فرماتے۔ تو جوان تو جوان ننھے ننھے بچے ایڑیاں اُٹھا اُٹھا کر اپنے آپ کو پیش کرتے۔ صحابہ کرام نے جس اخلاص و ایثار کا نمونہ دکھایا وہ اس قابل ہے کہ تم اُس کی پیروی کرو تا اسلام کے لیے قربانی اور جاں نثاری کا ثبوت دے سکو یہی وقت یہی موقع ہے۔

اس وقت یہ جنگ معمولی جنگ نہیں بلکہ نور اور ظلمت، رحمن اور شیطان، کفر اور اسلام کی آخری اور زبردست جنگ ہے

یہ وقت خاموشی اور آرام سے بیٹھنے کا نہیں اسوقت تم ہی نمونہ دکھاؤ جو اب سے تیرہ سو سال پیشتر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دکھایا۔ اسوقت ضرورت ہے کہ تمہارے تو کیا بچے بچے کے دل میں ایسا جوش اور تڑپ ہو کہ جانوں اور مالوں کو قربان کرتے ہوئے میدان مقابلہ میں نکل کھڑے ہوں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث و جاذب بنیں

اے قوم! تیرے سوا اور کوئی نہیں جو کہ اس عظیم الشان جنگ کا مقابلہ کرے اور ہمت مردانہ دکھائے۔ کیونکہ تو ہی خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور تو ہی اُس کے کلام پاک قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہے۔ ہندو مسلمانوں میں سچا اور حقیقی اتحاد پیدا کرنیوالا مذہب اسلام ہی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اسلام کے سایہ عافیت میں ہیں۔ اور ان کو چاہیئے کہ جبتک ان کے دوسرے بھائی (ملکانہ قوم) ان کے ساتھ نہ مل جائیں تب تک ان کو چین نہ آئے۔

پس وہی شخص تیراک ہے جو ڈوبتے ہوئے کو نکالے۔ شجاعت، بہادری اور دلاوری اسی بات میں ہے۔ کہ کوئی آگ میں جل رہا ہو تو اسکی رد کر کے اسکو وہاں سے نکالا جائے۔

پس اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم میں کچھ غیرت ہے تو اپنے اُن بھائیوں کو بچاؤ جو ایک مچھلی کی مانند ہیں۔ جیسے ایک بڑی مچھلی چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو ایک بار منہ کھول کر ہڑپ کر جاتی ہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کا حال ہے جو کہ سیکڑوں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو رہے ہیں۔ اُن کو بچاؤ اُن کی خبر لو اور اُن کی مدد کے لیے بڑھ بڑھ کر میدان میں آؤ۔ یہ وقت ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ورنہ بعد میں پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔

اے قوم! اگر تو اپنے آپ کو مومن کہلانے کی مستحق ہے تو پھر تجھے کسی بات کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ مومن وہی ہے جو جفاکش ہو۔ اور تکلیفوں اور مصیبتوں کے وقت پریشان نہ ہو اور غیرت اسلامی رکھتا ہو۔ ورنہ جس میں اس بات کا احساس نہ ہو وہ مردہ ہے۔ اسلیے ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ جوان ہوں یا بوڑھے۔ اس کام کے لیے فوراً کمربستہ تیار ہو جائیں۔

تم اپنے دل میں عزم کر لو کہ خدا کے فضل و کرم سے فتح حاصل کرینگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور فتح حاصل کرو گے۔ اور دل میں اس بات کا عزم ہو کہ ہم اسوقت تک آرام نہ کرینگے جبتک ہم اپنے بھائیوں کو آگ سے نہ بچالیں اور اسوقت تک ہم کھانا نہ کھائینگے جبتک ہمارے بھائی دستر خوان پر شامل نہ ہوں گے۔

دیکھو سکھوں نے نمونہ دکھایا ہے اور کس قدر تکلیف اور مصیبت برداشت کرتے ہیں اور گولیوں کا سامنا کرتے ہیں جبھی پتھر پر برس رہی ہوں اس قدر تکلیف جھیلکر بھی وہ اپنا منہ نہیں موڑتے بلکہ لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اُن کے جسم گولیوں کی شدت کو محسوس نہیں کرتے۔ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی ہے جو ان کو بھڑکا رہی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ جو بھی زخم ہے وہ ان گولیوں کے زخموں سے زیادہ کارگر ہے۔ اور یہ گولی اُن کے سینے کو بری طرح زخمی کرتی ہے اور اُس زخم کے مقابلہ میں دوسری گولی کا زخم کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ آخر کار وہ کامیابی اور فتح کا منہ دیکھتے ہیں۔

اے مسلمانو! اگر تم میں کچھ احساس ہے تو تم اُٹھو اور اپنا قدم بڑھاؤ۔ تمہارا مذہب تو ایک سچا مذہب ہے اور تمہارا جوش ایک سچا اور دلی جوش ہے۔ اس لیے تم کو چاہیئے کہ تم کسی تکلیف کو تکلیف نہ سمجھو اور اس تکلیف سے بڑھ کر اور کون سی تکلیف ہوگی کہ ہمارے بھائی (ملکانہ قوم) سانپوں کا شکار ہو جائیں اور ہم بے حس پڑے رہیں دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی تکلیف نہیں۔ سو اسلیے ہم کو چاہیئے کہ اپنی تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے جس قدر ہم سے ہو سکے کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں۔

اے قوم! تو نے اگر ہمت اور استقلال اور جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گر کر قدم بڑھایا تو ہمیں کامل یقین ہے کہ تو ہی اسلام کی عزت اور شوکت کو قایم کرنے والی ہوگی اور تیرے ہی بدولت اسلام کا پرچم ہر جگہ اور دنیا کے کناروں اور سعید روحوں کے دلوں پر لہرائے گا۔

اس لیے تجھ کو چاہیئے کہ تو اپنا قدم جلدی جلدی اُٹھا کر اور بڑھکر اپنے بھائیوں کو آفت ناگہانی سے بچائے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کام کے کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمارے بھائیوں کو ضلالت سے بچا کر صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین۔

خاکسار

محمد یوسف علی ابن شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

درخواست دعاء

تمام احباب ماسٹر محمد نعیم الدین صاحب احمدی مقیم بمبئی کی روحانی و مالی ترقیات کیلئے دعا فرمائیں۔

نوگاؤں کے متعلق آریوں کی بیزبانی

آریوں کا جھوٹ آریوں کی زبانی

ایک معزز ملکانہ راجپوت کی شہادت

جیسا کہ خیال نہیں بلکہ یقین تھا کہ آریوں نے موضع نوگاواں کے متعلق اس قدر جھوٹ بولا ہے کہ جس کی انتہا نہیں اور لطف یہ کہ خود آریوں کے بیان ایک دوسرے کی تردید کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "تیج" جو ہاشم شردھانند صاحب کا خاص اخبار ہے اس کا یہ بیان ہے کہ۔

"یہی اعلان ۱۳ اپریل کے "کیسری" میں شائع ہوا ہے لیکن اسی تاریخ کے "بندے ماترم" میں اس میں دو سو کا اضافہ کر کے لکھا گیا ہے کہ "مسلمان کٹر دھ موضع نواں گاؤں پنڈت بدھ دیو ورجانند آشرم امروت سر کی کوششوں سے شدھ کیا گیا۔ ۱۴۰۰ مرد عورتیں اور بچے زیر نگرانی مہاتما ہنسراج شدھ کئے گئے"۔

مگر اخبار "ملاپ" ۱۳ اپریل میں ۶۰۰ اور بڑھا کر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

"۱۳ اپریل کو مرہٹے گاؤں کی جو ضلع متھرا میں ایک مرکزی جگہ ہے شدھی ہوئی۔ اس کی آبادی تین ہزار کی ہے۔ اس سے دو ہزار شدھ ہو کر ویدک دھرم کی شرن میں آگئے باقی کے لیے ۱۳ تاریخ مقرر کی گئی ہے"۔

اب آریوں کے ان بیانات سے کس کو صحیح سمجھا جائے کس کو غلط۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کے سب سراسر جھوٹ ہیں۔ اور دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کے ماتحت جو جس کے جی میں آیا لکھدیا ہے۔ اس گاؤں کی ساری آبادی اور مردم شماری کی تازہ رپورٹ کی رو سے ۲۱۷۵ نفوس پر مشتمل ہے جس میں ۱۰۹۰ ہندو ہیں اور ۱۰۸۵ مسلمان راجپوت (دیکھو رپورٹ مردم شماری ضلع متھرا سنہ ۱۹۲۱ء) لیکن آریوں کی راست بیانی ملاحظہ ہو۔ ان میں سے دو ہزار کو شدھ کر لینے کا اعلان کر رہے ہیں اور باقی ماندہ کو ۱۳ تاریخ شدھ کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کس حساب سے ایک ہزار پانچسو بچت میں سے دو ہزار کو اشدھ بھی کیا جا سکتا ہے اور پھر بوقت بچ بھی رہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ آریا صاحبان جہاں ملکانوں کو کئی قسم کی چالبازیوں دھوکہ دھڑی اور لالچوں سے ورغلانے اور بہکانے میں مصروف ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو کارگزاری دکھانے اور دوسرے دیہات کے ملکانوں کو مرعوب کرنے کے لیے اس قسم کے جھوٹ بولنا شیر مادر سمجھتے ہیں۔

ذیل میں ایک پڑھے لکھے معزز ملکانہ راجپوت کا جو ذات خود اشدھی کردہ ہے نوگاواں میں موجود تھا اعلان درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جس دن آریوں نے نوگاواں میں شادھی کا کھیل کھیلا ہے۔ اس دن میں خود اس گاؤں میں موجود تھا اور میں نے ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ جن لوگوں کو شدھ کرنے کا اعلان اسوار کیا گیا۔ اور جو بہت عرصہ سے آریوں کے زیر اثر تھے۔ ان کی تعداد کسی صورت میں ساٹھ سے زیادہ نہ تھی لیکن آج آریہ اخبارات میں یہ دیکھ کر مجھے نہایت حیرت ہوئی کہ آریوں نے اس گاؤں کے دو ہزار افراد کے اشدھ ہونے کا کا اعلان کیا ہے۔ جو کہ سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ اور میں آریوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر جھوٹ بولنا ان کے مذہب میں پاپ ہے۔ تو اس پاپ سے اپنے آپ کو پاک ثابت کریں۔ میں اسی علاقہ کا رہنے والا اور ملکانہ راجپوت ہوں۔

تعجب ہے کہ یہ لوگ دھرم کے نام سے کس قدر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ آریہ دھرم کی صداقت ملکانوں کو ان کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہی ہے۔ کاش ہماری قوم میں کچھ بھی تعلیم ہوتی اور دنیا کے حالات سے واقف ہوتی تو آریوں کو ہمارے خلاف اس قسم کے جھوٹ بولنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ اور نہ ہماری قوم کے ناواقف اور جاہل لوگ طرح طرح کی ترغیبوں سے ان کے پھندے میں نہ پھنستے۔

اس کے ساتھ ہی میں آریوں کی اس غلط بیانی کی بھی تردید کر دینا چاہتا ہوں کہ ۲۰ مولوی اور کچھ سادھن کے لوگ وہاں موجود تھے۔ جو شدھ ہونے سے روکتے رہے حالانکہ کوئی مولوی صاحب شدھی کے موقع پر وہاں اور ہم دو تین آدمی تھے۔ جو آریوں کے کھیل دیکھ رہے تھے۔

(ڈاکٹر موتی خاں ساکن اوندھی ضلع متھرا)

اس اعلان سے آریوں کا جھوٹ روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کیا وہ آئندہ شرمائینگے۔

اس گاؤں میں ہمارے مستقل مبلغ مقرر ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان ہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آریا اپنا سارا زور لگا دینے کے باوجود چند دام افتادہ ملکانوں کے سوا گاؤں کو فریب میں نہ لا سکے۔

خاکسار فتح محمد سیال ایم اے ایڈیٹر الجامعہ
جماعت احمدیہ قادیان ہینگ مندڑی آگرہ ۱۳ اپریل

رمضان المبارک اور دارالامان

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھل چکے ہیں اور سعید فطرت ارواح ان سے متمتع ہو رہی ہیں۔ ماہ رمضان المبارک مرجع خصوصیت بکتہ مرکز قادیان جیسے روحانی مقام میں عوام کی شان ہے وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے چاروں مسجدوں میں حفاظ بعد از عشاء قبل از فجر اپنی مفوضہ خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں حافظ محمد ابراہیم صاحب اور مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب اور مسجد فضل حافظ فیض اللہ صاحب اور محمود میں حافظ صاحب قرآن کریم سناتے ہیں۔ اس کے خلاف حافظ روشن علی صاحب علامہ اجل حسب معمول مسجد اقصیٰ میں بعد از

احمدی جاں نثاروں سے استدعا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے کدھر ہیں؟

وہ آئیں اور صف دشمن کو پاش پاش کر دیں۔ اے جماعت کے پاک مجرو! تمہاری خدمات کا وقت آگیا۔ تم نکلو اور دشمن پر گر کر دکھاؤ کہ تم مسیحائی زماں کی تیار کردہ جماعت ہو۔ اب کسی اور مسیح کے لیے آسمان کی راہ تکنا دیوانگی ہے۔ وہ آچکا اور اپنا کام کر گیا

اے مسیح محمدی کے جانباز حواریو! تم اپنے عمل سے ثابت کر دو کہ مسیح محمدی موسوی مسیح سے افضل ہے پہلے مسیح کے حواری اس چند روزہ زندگی کے لیے آقا پر لعنت کر چکے۔ لیکن مسیح ثانی کے جانباز دلیر ایسے ان سے افضل ہیں ہو؟ خدا کا پاک کلام تم کو افضل ٹھہراتا ہے۔ پھر کیا عمل میدان میں تمہارا انگا کھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس اٹھو۔ اور کمر ہمت کس لو۔ میدان پکار رہا ہے نکل پڑو۔ حضرت مسیح نے انجیل میں فرمایا ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" تم اپنے اعمال سے افضال سے ثابت کر دو کہ مسیح ثانی کے لیے اعلیٰ درجہ کے دلیر ہیں تا مسیح کی اہمیت کی حقیقت دنیا پر واضح ہو جائے۔ جو فضل سے ہو سکتا ہے وہ قول سے نہیں ہو سکتا۔ جب تم دین حق پر اپنی جانیں نثار کرو گے اور اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہاؤ گے تو خیرہ چشم اعداء کے دل خود بخود گھائل ہوتے جائینگے اور تم اپنی آنکھوں سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نمونہ دیکھ لو گے

اسوقت جو سرفروش خلیفۂ دوراں کی آواز پر لبیک کہہ چکے ہیں انکی تعداد ۱۴۱۴ ہے اور یہ تعداد ہمت ہی تھوڑی ہے کیا لاکھوں کی جماعت میں ہزاروں مبلغ نکل آنا کچھ مشکل ہے۔ پس اے احمدی قوم تو اپنی ذمہ داری کو سمجھ۔ خالق کون و مکاں نے تمام انسانوں کی ہدایت تیرے ہی ذمہ لگائی ہے۔ اسوقت دنیا پیاس سے تڑپتی ہے اور صرف تیرے ہی پاس پانی ہے پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اگر تو ان پیاسوں کو سیراب نہ کرے۔ اور خود بلب ہو کر اس جہان سے رخصت ہو جائیں۔

اے احمدیہ جماعت! تجھے کس بات کا انتظار ہے؟ دشمن وار کر چکا۔ اب تیری باری ہے تو سستی مت کر بلکہ اپنے پورے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نکل۔ اور عالم میں روحانیت اسلام کی دھاک بٹھا دے

اور مسلمانین کے غیور گروہ! اٹھ اور اسلام کے نام لیوؤں کو جہالت ضلالت میں جانے سے روک ان کو باخدا انسان بنا اور اپنے آقائے نامدار اور روحانی پاک کے لیے غیرت دکھا۔

یاد رکھو! خدا کا فرمان جاری ہو چکا ہے کہ تمام دنیا کا ہادی اور ملجا احمدیت اور اسلام ہی ہو۔ اور خدا کی وہ ذات ہے ۵ خدائے کارکبد گئے تیس بندوں سے + بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش آتی ہے اسکے ارادہ اور حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا یہ کام سب ہو کر رہیگے لیکن افسوس ہمیشہ ہوگا اگر ہم پیچھے رہے۔ پس اٹھو اور اس تازیانہ سے عبرت حاصل کرو اور اپنے مولیٰ کے آستانہ پر گر پڑو تا وہ ہمارے حال پر رحم فرما کر دستگیری فرماوے۔ آمین ۵

اے جواناں کوشید + تا جاودانہ نہ پوشید
ربنا انا وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ

راقم ا۔ د۔ ج۔

صفحہ نظر دس قرآن کریم شروع فرمایا ہے۔ ان شاء اللہ رمضان ہی میں ختم فرمائیں گے۔ شائقین قرآن اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں +

نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

یکم اپریل کو جس وقت چندے اور بندے کا سوال طے ہو چکا۔ اس بحث کے خاتمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی وہ یہ ہے۔ اسے علیحدہ اسلیے شائع کیا جاتا ہے کہ وقت کی چیز ہے تا احباب اس پر عمل کر کے اس مقصد کو مرانجام دے سکیں جو جماعت احمدیہ کا مطمح نظر ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے خطبے اور تحریروں میں یہ بات آچکی ہے کہ اس فتنہ کی صورت میں خدا نے اپنے سلسلے کے لیے سامان پیدا کیا ہے جبتک خدائی سلسلوں کی ترقی کیلیے عام اور غیر معمولی حالات نہ ہوں اُسوقت تک جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لیگئے وہی اسلام جو عام حالات میں چار سو سال میں پھیلتا۔ اس نے ہجرت کے بعد بہت ترقی کی۔ عرب میں اس واقعہ نے ایک آگ سی لگا دی مکے والوں نے چاہا کہ مدینہ پر جائیں اور وہاں کے مسلمانوں کو خراب کریں وہ چڑھ کر آئے اُن کو شکست ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکے والوں کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ ملک والوں کو ملائیں۔ وہ لوگ عرب میں پھیل گئے اور انھوں نے اسلام کے مٹانے کے لیے پورے سامان کیے پہلے باقی عرب کے لوگ اس کو گھر کی لڑائی خیال کرتے تھے لیکن جب مدینہ پر چڑھکر آنے سے مکے والوں کو شکست ہوئی تو ان کو ادھر توجہ ہوئی اور وہ مکے والوں کے ساتھ متفق ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اس طرح اسلام ان کے گھروں میں گھس گیا۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیرونی سلطنتوں یعنی ایرانیوں اور رومیوں نے چاہا کہ مسلمانوں پر حملہ کریں اور مسلمانوں کو عرب کی زمین سے مٹا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دل میں ڈالا کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے اپنے وطنوں سے نکلیں۔ چنانچہ ایرانیوں اور رومیوں کے حملوں کو دیکھ کر مجبوراً ان کے مقابلہ کے لیے لڑنا پڑا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک تدبیر تھی۔ مسلمان جو اپنے گھروں سے اپنے قوی دشمن سے جان بچانے کے لیے نکلے تھے دشمن پر فاتح ہوئے اور دشمن کے ملک کے مالک ہو گئے۔ یہ ایک تدبیر تھی جس سے اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ مسلمان دنیا کو فتح کریں۔

آج ہمارے لیے ان غیر معمولی سامانوں سے بعض پیدا کیے گئے ہیں ہندو تبلیغ کرتے ہیں اور انھوں نے ہزاروں ملکانوں کو شدھ کر لیا ہے یہ ایسے خطرناک اور روح فرسا حالات ہیں کہ ان سے روح کانپتی ہے اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ عام مسلمان اس فرض سے غافل ہیں یعنی وہ نہیں جانتے کہ اسوقت کیا کریں۔ کس طرح کریں۔ اور ان کا فرض کیا ہے۔

میں نے تاریخ میں ایک واقعہ پڑھا تھا جس وقت وہ مجھے یاد آتا ہے تو جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی سرحد پر چھاپا مارا۔ اور ایک عورت کے رشتہ داروں کو پکڑ کر لے گئے اس وقت اس عورت نے مسلمان بادشاہ کا نام لیا اور کہا کہ وہ کہاں ہے۔ اگر مسلمان اسطرح اس ملک میں غیر محفوظ ہیں تو وہ کیا کرتا ہے۔ ایک مسلمان نے یہ پیغام سنا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا۔ گو اس وقت مسلمانوں کی سلطنت کمزور ہو رہی تھی مگر ان میں ایمان باقی تھا۔ بادشاہ نے جونہی اس عورت کا پیغام سنا۔ اس نے تلوار اُٹھالی اور لبیک لبیک کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ پہونچا اور اس عورت کے رشتہ داروں کو چھڑا لیا۔

جب ایک عورت کے لیے جو کلمہ پڑھتی تھی ایک مسلمان کی یہ ذمہ واری ہے کہ اس کے جسم کی ہلاکت سے بچائے تو جب ہم یہ دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں کی روحیں ہلاکت کی طرف لے جائی جا رہی ہیں۔ اُسوقت ہماری ذمہ واری کتنی بڑھ جاتی ہے کیا ہم اس لیے پیچھے رہیں گے کہ وہ غیر احمدی ہیں۔ کیا ہم اس لیے ان کو ارتداد سے بچانے نہ جائینگے کہ ان کے مولوی ہمیں کافر اور ہمارے آقا مسیح موعود کو دجال کہتے۔ اور ہمیں ہر ایک قسم کا نقصان جو وہ پہنچا سکتے ہوں پہنچانا عین ثواب خیال کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اشاعت اسلام کے لیے کھڑے ہوں اور اس راہ میں جو بھی قربانی کرنی پڑے وہ کریں۔ نہ صرف ان مسلمانوں کو ارتداد سے بچائیں۔ بلکہ ان کو بھی اسلام میں لائیں جو ان کو اسلام سے چھین کر لے جانے کے درپے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ضرب ہے اس سے مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے کہ ملکانوں کو ارتداد سے بچائیں اور ہندوؤں کو اسلام میں داخل کریں۔ اب ہماری جماعت کے اخلاص دکھانے کا موقع ہے۔ اب تک ہمیں جان قربان کرنے کے موقعے نہیں ملے تھے مگر اب یہ دروازے کھل گئے ہیں۔ ان پر افسوس ہوگا۔ جو داخل نہ ہوں۔ خدا کی طرف سے ایک دفعہ دروازے کھلا کرتے ہیں۔ جو انکار کر دیں وہ محروم ہو جایا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کی کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ نے الہام کا دروازہ کھولا مگر وہ لوگ ابتلاؤں سے ڈر گئے۔ اس لیے ان کو الہام سے محروم کر دیا گیا۔ خدا نے کلام کیا پہاڑ پر زلزلہ آیا وہ ڈر گئے۔ حالانکہ نعمتیں مشکلات کے بعد ہی ملا کرتی ہیں۔ ایک بیر کانٹے کے بغیر نہیں ملتا۔ گلاب کا پھول ملتا ہے مگر ہاتھ میں جب کانٹا چبھ چکے۔ جب یہ ادنیٰ چیزیں بھی مشکلات کے بعد ملتی ہیں تو خدا کس طرح آرام سے مل سکتا ہے۔ پس جو خدا کو ملنا چاہتا ہے۔ اس کو کانٹوں کی نہیں تلواروں کے زخموں کی برداشت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو خدا کو چاہتا ہے وہ تلوار کے گھاؤ کھانے کے لیے تیار ہو۔ وہ جان دینے کے لیے تیار ہو۔ فی الحال تین مہینے کے لیے زندگی وقف کرنے کا مطالبہ ہے۔ ممکن ہے ان سے اس سے زیادہ وقت کی قربانی کا مطالبہ کیا جائے۔ وہ جنھوں نے پچاس ہزار دینا ہے ممکن ہے کہ وقت پر ان کو وہ سب کچھ دینا پڑے جو ان کے پاس ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ ہم کیا دینگے اپنا کچھ بھی نہیں ہوگا جو ہوگا وہ خدا کا ہوگا۔ ہم بیعت کے وقت اقرار کر چکے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو سب کچھ دیں گے۔ اب امتحان کا وقت ہے۔ ہمارے سامنے صرف ملکانوں کا سوال نہیں سارے ہندوستان کو مسلمان بنا لینے کا سوال ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے اے کرشن روور گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔ گیتا میں آپ کا ذکر اسی لیے تھا کہ آپ کے ذریعہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کریں۔ ہمیں اس وقت تک ہندوستان میں کام کرنا ہے جبتک تمام ہندوستان میں متحدہ طور پر آواز ملبند نہ ہو اور یہ ہو نہیں سکتا جبتک ہندو اقوام بحیثیت جماعت کے اسلام اسلام میں داخل نہ ہوں۔ اگر ہم ساری دنیا کو بھی مسلمان بنا لیتے اور اسطرف توجہ نہ کرتے تو ہمارا فرض ادھورا ہوتا۔

پس وقت ہے کہ جو لوگ جس قدر قربانی کر سکتے ہیں۔ کریں اللہ تیار ہیں کہ ابھی ان کو اور بھی خدمت اور قربانی کے موقع ملینگے۔ اسلام پر یہ نازک وقت ہے۔ یہ ہنسی کا وقت نہیں جسطرح ماں مر جاتی ہے اور نادان بچہ اس کے مذہ پر طمانچہ مارتا ہے کہ ماں اٹھ کیوں نہیں تحول کرتی ہے۔ اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ ماں تحول نہیں کرتی بلکہ مر گئی ہے تو اس کا کیا حال ہوگا تم خود سمجھ لو۔ اسی طرح اسلام پر دشمن کا حملہ ہے۔ اگر پورے طور پر سمجھ لیا جائے تو کوئی قربانی اس کے انسداد کے لیے مسلمان اٹھا نہ رکھیں۔ پس وقت ہے کہ کام کیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگوں میں جتنا اخلاص ہے۔ اتنا علم نہیں۔ جبتک دوسروں کو اس خطرہ کی اہمیت کا علم نہ دیا جائے۔ وہ قربانی کے لیے تیار نہیں ہو سکتے۔ پس جو یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ اپنے اپنے مقامات پر جائیں اور جماعتوں کو اس فتنہ کی اہمیت سے آگاہ کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی بتائیں اسوقت جو رقم چندہ کی رکھی گئی ہے وہ اقل سو روپیہ ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے توفیق دیا ہے وہ سو دیں۔ اور جن کے پاس زیادہ ہے۔ وہ زیادہ دیں اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھیں اور پھر جس قدر کی خدا ان کو توفیق دے وہ دیں (الفضل)

اطلاع

الحکم کی گزشتہ اشاعت میں میں نے اعلان کیا تھا کہ فتنۂ ارتداد کے انسداد کے لیے میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور اپنی خدمات پیش کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان اور شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہ کرم میری درخواست کو منظور فرما لیا ہے۔ اس سے پیشتر عزیز مکرم شیخ محمد ابراہیم علی میرا دوسرا لڑکا جو الحکم کا منیجر تھا آگرہ جا چکا ہے اور امیر النوفد کی ہدایات کے ماتحت کام میں مصروف ہے۔ اس کی غیر حاضری میں منیجر کا کام بھی ایک حد تک مجھے کرنا پڑتا تھا۔ مگر آج ۱۶ اپریل کو یہ خادم بھی آگرہ جا رہا ہے اور اس طرح پر بظاہر الحکم کی ادارت کا انتظام بھی نہیں رہا۔ مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ الحکم میری غیر حاضری میں بھی نکلتا رہے گا۔ میں نے اس کے لیے انتظام کیا ہے۔ میرا انٹیسر لڑکا عزیز محمد یوسف علی سرپرست منیجر کا کام کرے گا۔ چونکہ ابھی وہ دفتر کے کام سے ناواقف ہے۔ اور میری غیر حاضری میں اخبار کی قسمت کے دھوں کو نیکے لیے وہی پی جاری نہ ہو سکیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے خادم قدیم کی صحت اور حوصلہ افزائی کے لیے وہ رکھی یاد دہانی کے اپنے وعدہ کے مطابق ادا کر دیں اور اگر دفتر سے کسی کے خط کا جواب نہ ملے تو یہ پیش نظر رکھ کر کہ منیجر اور ایڈیٹر خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح کے دفتر کے باہر ہیں معاف فرمائیں۔

(خاکسار یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ایڈیٹر الحکم)

غلام احمد کی جے